

## 144001-ندگناہ کرتی ہے، تو کیا اس کا گناہ چھپائے، یا مزید نقصان کے خدشے پر راز فاش کر دے؟

سوال

مجھے میری نند نے بتلایا ہے کہ وہ ایک گناہ کبیرہ میں ملوٹ ہے، اور اس گناہ کے بارے میں میرے علاوہ کوئی بھی نہیں جانتا، اور مجھے اندریشہ ہے کہ وہ اس سے آگے نہ بڑھ جائے، مجھے اس بات کا بھی خیال ہے کہ مسلمان کو پہلے اپنے ہاتھ سے برافی روکنی چاہئے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے، اور ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے بہن بھائیوں کی خیر خواہی کیلئے بہتر سے بہترین طریقہ اختیار کریں۔

لیکن یہ میرے لئے کہ کیسے ممکن ہو گا؟ مجھے اپنے وعدہ خلافی کا بھی ڈر ہے، کہ کہیں اس کا راز فاش کر کے کیا ہو وعدہ نا توڑ پیٹھوں!

تو کیا میں اسے گناہوں کی حالت میں چھوڑ دوں، اور اس کا راز فاش نا کروں؟

یا میں اسکے راز کو اپنے خاوند کے سامنے بیان کر دوں اور راز فاش نا کرنے کے اپنے وعدے کو توڑ دوں، اس سے اندریشہ ہے کہ خاندان میں مزید مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔

پسندیدہ جواب

یقیناً آپکی بیان کردہ بات بست ہی بڑی آزمائش ہے، اور معاملہ بھی یقینی ہے، اس لئے ضروری ہے کہ ہم حکمت و بصیرت کی ساتھ اللہ سے ڈرتے ہوئے اس واقعے سے نہیں۔ تو جیسے کہ آپ نے ذکر کیا ہے کہ اس لڑکی - اللہ سے ہدایت دے - نے اپنا سارا قسم آپکو سنادیا ہے، اور اپنی ساری داستان بتلادی ہے، تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے آپ پر اعتماد کیا ہے، اب اس اعتماد کو حکمت کی ساتھ استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔

اگر یہ لڑکی اب بھی گناہوں میں ملوٹ ہے۔ ہمیں آپکی بات سے یہی محسوس ہوتا ہے۔ تو نصیحت، راہنمائی، برافی سے روکنے اور نیکی کا حکم دینے کا فریضہ آپ پر واجب ہے، اسے آپ نے لازمی نہ جانا ہے۔

اس کیلئے آپکو کوئی بھی مناسب موقع لے تو آپ اسے سمجھائیں، جیسے کہ اس نے آپکے سامنے اپنا پورا قسم بیان کیا ہے، تو اسے اللہ کی یادِ دلائیں، اللہ کی دنیا و آخرت میں ملنے والی سزاویں سے اسے ڈرائیں، اور اسے یہ بھی بتلائیں کہ چھوٹے گناہوں پر مسلسل عمل کرنے سے وہ بھی کبیرہ بن جاتے ہیں، تو کبیرہ پر مسلسل عمل کیا جائے تو کیا بنے گا؟!

اللہ کا خوف اسکے دل میں اجاگر کریں، اور اسے خبردار کر دیں کہ اگر اس نے اپنے ان گناہوں کو ترک ناکیا تو میں اسکے جانی سے سارا قسم بیان کر دوں گی۔

چنانچہ اگر تو وہ اپنے گناہوں سے باز آجائے اور سدھ رجائے تو گناہوں پر پردہ رکھنا ہی بہتر ہے، خاص طور پر ابیے گناہ جن کے بیان کرنے سے مشکلات کا ابزار لگ جائے۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

"میرے پاس کچھ ایسے مریض آتے ہیں جنہوں شراب نوشی یا نشہ آور اشیا کا کر زنا یا لواطت کے جرائم کئے ہوتے ہیں، تو کیا میں انکے بارے میں متعلقہ اداروں کو رپورٹ کروں یا نا کرو؟"

تو انہوں نے جواب دیا: آپ انہیں نصیحت کریں، اور انہیں توبہ کرنے کی ترغیب دلائیں، انکے گناہوں کی پردہ پوشاکی کریں، اور متعلقہ اداروں تک بات پہچانے کیلئے کوشش مت کریں، آپ انکو اطاعتِ الٰہی اور اطاعتِ رسول پر ابھاریں، یہ بھی بتلائیں کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول فرماتا ہے، اور انہیں آئندہ ان گناہوں کا ارتکاب کرنے سے روکیں" انتہی

"مجموع فتاویٰ ابن باز" (436/9)

اور اگر یہ لڑکی گناہوں سے بازنہ نہیں آتی تو اس کی پردہ پوشاکی کرنا ضروری نہیں ہے، کیونکہ پردہ پوشاکی آڑیں بست سے گناہ اور تباہ کن جرائم پیدا ہو سکتے ہیں، اسی طرح پردہ پوشاکی کی وجہ سے برائی پر خاموشی لازم آتی ہے، جس کی وجہ سے لوگوں کے حقوق ضائع ہونگے، اور ایک مسلمان عظیم گناہوں میں ملوث ہو جائے گا۔

ایسی صورت میں اپنا وعدہ توڑنے کی وجہ سے آپ پر کچھ نہیں ہو گا، کیونکہ اس قسم کے وعدے پورے کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ وعدہ پورا کرنے کی وجہ سے سنگین گناہوں کا ارتکاب ہو گا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ :

اگر آپکو اسے نصیحت کرنے کا موقع ملے تو نصیحت کریں، اور اگر وہ آپکی نصیحت قبول کر لے تو بہت اچھا ہے، اور اگر وہ نصیحت قبول نہ کرے، یا آپکو کوئی موقع ہی نہ ملے اور لڑکی گناہ کا ارتکاب کرتی جا رہی ہو تو اس صورت میں اسکے بھائی کو بتلانا ضروری ہے، کیونکہ حقیقت میں یہی اسکے فائدے کی بات ہے۔

واللہ اعلم.